

استفتاء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چند سالوں سے بعض نجی ٹی وی چینلز اور کیبل آپریٹرز حضرات عمومی طور پر انبیاء علیہم السلام کی زندگی پر بنائی گئی فلموں کی نمائش کر رہے ہیں۔ مغربی ممالک میں تو یہ سلسلہ گذشتہ کئی دہائیوں سے جاری ہے مگر ہمارے وطن عزیز میں یہ سلسلہ کچھ عرصے سے زور پکڑ رہا ہے۔

”دی میسج“ (The message) نامی فلم جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس زمانہ کے واقعات پر مشتمل ہے۔ اس فلم کی نمائش ”جیو“ چینل پر ہر سال کی جاتی ہے۔ صرف نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اطہر کو چھوڑ کر اس فلم میں تقریباً تمام صحابہ کرام رضوان اللہ جمیعین کے نام سے کرداروں کو پیش کیا ہے۔ 313 بدری صحابہ کرام رضوان اللہ جمیعین بھی بدر کی جنگ میں دکھائے گئے ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ جمیعین کے ناموں پر کردار ادا کاروں نے ادا کئے۔

آج کل ”پیغام پروڈکشن“ نامی ادارے نے انبیاء علیہ السلام کی زندگی پر فلمائی گئی فلموں کا اردو زبان میں ترجمہ کر کے پھیلا نا شروع کر رکھا ہے۔ ان فلموں میں حضرت آدم علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کے فرضی کردار پیش کئے گئے ہیں۔ ان فلموں میں کئی مقامات پر نبی کا فرضی کردار کرنے والے کو اے نبی، اے یوسف، اے ابراہیم، اے پیغمبر کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ فرضی کردار بھی کئی مقامات پر اپنے ڈائیلاگ سے خود کو اللہ کا پیغمبر کہتے ہیں۔ مثلاً حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں یہ دکھایا گیا ہے کہ اس دور میں شیاطین، انسانوں پر جنگ کا اعلان کر دیتے ہیں اور مسلمان علیہ السلام کے نام سے کردار ادا کرنے والے کا ایک جملہ (جب وہ ایک عورت کے پاس بیٹھا ہے) یہاں نقل کرتا ہوں

”ہر پیغمبر کی ایک میراث ہوتی ہے اور میری میراث شاید ان سے (یعنی سرکش شیاطین سے) جنگ ہے“

میوزک کی دھنیں تو ان تمام فلموں میں متواتر استعمال کی گئی ہیں۔ اور ان فلموں میں انبیاء کے ناموں سے جن کرداروں کو دکھایا گیا ہے ان کو بار بار اس طرح پکارا جاتا ہے جیسے کسی عام آدمی کو پکارا جاتا ہے۔ مثلاً نجاشی کے دربار میں حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے جس شخص نے کردار ادا کیا ہے وہ کہتا ہے۔

”ہم وہ کرتے ہیں جو محمدؐ میں کہتے ہیں..... محمدؐ نے ہمیں بتایا کہ ایک اللہ کی عبادت کرو۔

کئی ایک بار حضرت جبرائیل علیہ السلام کو وحی لاتے ہوئے دکھایا گیا ہے اور ایک انسان کو حضرت جبرائیل کے نام سے کردار دیا گیا ہے۔ اسی طرح انبیاء علیہ السلام کے نام سے بنائے گئے کرداروں پر ٹھہرے، پاگل مجنون کہنا وغیرہ بھی فلمایا گیا ہے۔

ایسی ہی کئی تو ہیں پرینی مثالیں ان فلموں میں حد سے زیادہ موجود ہیں ہے۔ آپ سے مندرجہ ذیل سوالات شریعت مطہرہ کی روشنی میں جواب طلب ہیں

(۱) کیا اسلام میں اس بات کی گنجائش ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر فلمیں یا ڈرامے تیار کئے جائیں۔ ان فلموں کی شریعت میں کیا حیثیت ہے۔ کیا یہ ناجائز ہیں اور ان کا گناہ کس درجہ کا ہے؟ کیا ایسی فلموں کو بنانے والے یا ان کا کسی بھی زبان میں ترجمہ کرنے والے اسلام کے مجرم ہیں اور شریعت ان پر کیا تعزیر یا گرفت کرتی ہے؟ کیا ایسے لوگوں کو صرف توبہ کرنی چاہئے یا ان کے لئے کوئی سزا مقرر ہے؟

(۲) فلم بنانے والوں کا یہ دعویٰ کرنا کہ اس فلم کی تمام دستاویز کی بڑی عرق ریزی سے قرآن، احادیث نبویہ اور مستند تاریخی حوالا جات سے تیار کی گئی ہے، ایسی صورت میں کیا فلم کو بنانے بہتر کرنے، فروخت کرنے یا دیکھنے کی کوئی گنجائش اسلام میں ہے؟

(۳) کسی بھی شخص کو چاہے وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو فرضی طور پر نبی یا صحابی بنانا اور پھر دیگر فلموں کے کرداروں کی طرح اس شخص سے صحابی کے طور پر ایکٹنگ کرنے اور کروانے کے فعل کی شریعت میں کیا حیثیت ہے؟

(۴) وہ شخص جو اس فلم میں بار بار خود کو نبی یا صحابی کہہ رہا ہے اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

(۵) وہ لوگ یا ادارے جو ان فلموں کی نمائش کر رہے ہیں ان کا کیا حکم ہے، ان فلموں کا کاروبار، لین دین کسی بھی درجہ میں کیسا ہے؟

(۶) ان فلموں کو دیکھنے والے چاہے وہ اسلامی معلومات کے حصول کی نیت سے دیکھیں یا نیکی اور دینی جذبہ کے ساتھ دیکھیں، کا کیا حکم ہے؟

(۷) کیا حکومت وقت کو ایسی فلموں پر پابندی لگانا چاہئے؟

(۸) جو لوگ اس فتنہ کی شدت سے آگاہ ہیں بالخصوص دینی طبقہ سے منسلک ذمہ داران، ان کو اس سلسلہ میں کیا کردار ادا کرنا چاہئے اور جانتے بوجھے آنکھیں بند کرنے والے اور اس گناہ پر خاموشی اختیار کرنے والوں کے بارے میں کیا رائے ہے؟

جواب عنایت فرما کر ہماری راہنمائی فرمائیں۔ والسلام

مرکز سراجیہ، گلی نمبر 4، اکرم پارک

گلبرگ III لاہور

حافظ عاکف سعید

■ امیر تنظیم اسلامی

■ ڈائریکٹر قرآن اکیڈمی

■ مدیر ”ندائے خلافت“

25 جولائی 2011ء

محترم جناب محمد ہاشم جاوید

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ!

محترم حافظ عاکف سعید کے نام آپ کا مراسلہ موصول ہوا، جس میں انبیاء علیہم السلام کی زندگی پر بنائی گئی فلموں کے حوالے سے چند سوالات درج تھے۔ یاد آوری کا بہت بہت شکریہ!

آپ کا سوال نامہ پڑھ کر خوشی ہوئی کہ اس گئے گزرے دور میں بھی اس جذبے والے مسلمان موجود ہیں جو اس معاشرے میں پھیلے ہوئے منکرات پر نظر رکھتے ہیں اور ان کی اصلاح کی ممکن کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس ایمانی جذبے پر اجر عظیم عطا فرمائے۔ جہاں تک آپ کے سوالات کا تعلق ہے تو اس بارے میں ہمارے ادارے کے شعبہ تحقیق کے معزز ارکان کی رائے حسب ذیل ہے:

1- اسلام میں اس بات کی بالکل بھی گنجائش نہیں ہے کہ انبیاء اور صحابہ کرام جیسی مقدس ہستیوں پر ڈرامے یا فلمیں تیار کی جائیں۔ جہاں تک انبیاء اور صحابہ کے احوال زندگی اور سیرت عام کرنے کا معاملہ ہے تو یہ دین میں مطلوب ہے اور اس کا بہترین ذریعہ تحریر ہے۔

2- اگر ایسے فلم یا ڈرامہ میں مستند معلومات دی گئی ہوں تو پھر بھی بوجہ اس کا بنانا جائز نہیں ہے کیونکہ اس فلم یا ڈرامہ میں ایک عام مسلمان بلکہ بعض اوقات فاسق و فاجر اور بعض اوقات ایک کافر و مشرک کو ایک نبی یا صحابی کی صورت میں دکھایا جاتا ہے جو شرعاً جائز نہیں ہے اور انبیاء کے تقدس کے منافی ہے اور توہین انبیاء کے زمرے میں آتا ہے۔

3- جہاں تک کسی عامی سے کسی نبی کا کردار ادا کرنے کی بات ہے تو یہ تو ہمارے خیال میں حرام درجہ اور کبیرہ گناہوں میں داخل ہے کیونکہ یہ انبیاء کی عصمت و تقدس کے منافی عمل ہے۔ جہاں تک صحابہ رضی اللہ عنہم کا کردار پیش کرنے کی بات ہے تو اگر تو اس کی کوئی معاشرتی یا علمی ضرورت نہیں ہے تو یہ مناسب امر نہیں ہے اور اگر اس کی کوئی معاشرتی یا علمی ضرورت موجود ہے تو اس کے شرعی حکم کے بارے میں اہل علم اور اصحاب فتاویٰ زیادہ بہتر بتلا سکتے ہیں۔

4- اپنے آپ کو نبی یا صحابی کے کردار کے لیے پیش کرنا جائز نہیں ہے اور نبی کے کردار کے لیے اپنے آپ کو پیش کرنے والا بلاشبہ فاسق و فاجر اور گناہ گار ہے جبکہ صحابی کے کردار کو پیش کرنے والا اور مکالمے ادا کرنا

مرکز تنظیم اسلامی : 67- علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو، لاہور۔ فون: 6316638, 6366638 (042) فیکس: (042) 6271241 ای میل: ameer@tanzeem.org

قرآن اکیڈمی : 36- کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ فون: 3-5869501 (042) فیکس: 5834000 (042) ای میل: director_qa@yahoo.com

رہائش : 191- اتاترک بلاک، نیوگارڈن ٹاؤن، لاہور۔ فون: 5860024, 5833637 (042)

بھی جھوٹ، فسق اور حرام ہے۔

5- جو ادارے انبیاء کی ان فلموں کی نمائش کرتے ہیں، وہ فساق و فجار کے حکم میں داخل ہیں۔ اگر وہ جہالت اور نادانی میں یہ کام کر رہے ہیں اور اگر جانتے بوجھتے کر رہے ہیں تو توہین انبیاء اور ارتداد کے حکم میں ہیں۔ توبہ کا موقع دیا جائے۔ اگر توبہ تائب ہو جائیں تو فہما، ورنہ اسلامی حکومت انہیں قتل کرنے کا حکم صادر کر سکتی ہے۔

6- ان فلموں کو دیکھنے والوں کے بارے ہمیں کوئی شرعی حکم نہیں لگانا چاہیے کیونکہ اس میں ان کی جہالت مانع ہے۔

7- حکومت وقت کو ضرور اس قسم کی فلموں پر پابندی لگانی چاہیے۔ اگر حکومت ایسی پابندی سے غافل ہے تو عوام الناس کو حکومت وقت کو اس طرف توجہ دلانی چاہیے۔

8- دینی جماعتوں، اسلامی تحریکوں اور تمام اہل پاکستان کا یہ فریضہ ہے کہ وہ انبیاء کی عصمت و تقدس کے منافی اس قسم کی افلام پر پابندی کی عوامی تحریکیں برپا کریں اور جہاں تک ممکن ہو میسجز، ای میلز، مظاہروں اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے اس منکر کے ازالہ کی کوشش کریں۔

محترم حافظ عاکف سعید کی جانب سے سلام مسنون قبول کیجیے۔ درج بالا سطور انہی کی زیر ہدایت تحریر کی گئی ہیں۔

والسلام

محمد ضلیہ

(محمد خلیق)

معتد ذاتی، ڈائریکٹر اکیڈمی